حسن توفیق خدای دوجہان سی یہہ

مثنوی شہر آشوب متضمن حالات شہر لکھنؤ اور بیان سفر وسیلۃ الظفر جناب عالیہ متعالیہ
مرزا ولیعہد بہادر مع گفتگوی لندن اور ستائش مدح حضرت سلطان عالم خلد اللہ ملکہ کی موسومہ

لطیفۂ فرقت

از تصنیفات شاعر بی نظیر بلبل باغ کشمیر رونق گلزار فصاحت پنڈت دیبی پرشاد متخلص بہ فرقت
ابن پنڈت ٹیکا کشن شاگرد رشید فخر شعرای ماضی و حال غنی ثانی یادگار انوری و خاقانی جناب سید آغا حسن امانت

در مطبع مہدیہ باہتمام محمد مہدی طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صفت پہلی قدرت کرا اوسکی رقم | کہ جو ہی خداوند لوح و قلم
وہ دانا وہ قادر وہ ستار ہی | وہ دایم وہ رحمان وہ غفار ہی
کوئی اوسکی صفت تو کیکی اوری | ہوا پر رکھا جسنے نیلوفری
یہہ ورد زبان مجکو ہی بار بار | بقول حسن عاشق کردگار
پرستش کی قابل ہی تو ای کریم | کہ ہی ذات تیری غفور الرحیم
عنایت کی جسپر کہ ہی تو نے نظر | اوسی چشم بد سی پہونچی کیونکر ضرر
کسی کو تو کردی بلندی گرای | بافگندن کس نبیند نہ پای
نہیں تیری جلوہ کا کس جا ظہور | تیری نور سی جل گیا کوہ طور
رواں ہیں فلک پر جو شام و سحر | تیری جستجو میں ہیں شمس و قمر
دئی ہر چمن کو تجہ سے بے مثال | جسی چاہی تو دم میں کر دی نہال

پہ چمن کی طرف جبکہ جاتا ہو نہین — تیرا رنگ ہر گل مین پاتا ہو بخین

زبان فرقت اب حمد مین بند کر — رقم کر کہ اب نعت خیر البشر

نعت حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم

امام رسل پیشوای سبل — امین خدا مہبط جبرئیل

وہی باعث اوج افلاک ہی — زمین پر وہی شاہ لولاک ہے

وہ سردار ہی خاص اور عام کا — وہ مختار ہی دین اسلام کا

خدا جب کری اوسکو اپنا امین — نہ کیونکر ہو پہر شافع المذنبین

خلایق اوسکی ہی امت مین کل — وہی ہی زمانی مین ختم رسل

منقبت جناب امیر المومنین صلواة اللہ علیہ السلام

وصی اوسکا ہی صفدر نامدار — علی شاہ مردان شہ ذوالفقار

دیا لینی بدا لحق ونکو شفہ چین — اوسی نی کیی فتح بدر و حنین

جو شش تیغ مین تہی وہ نام خدا — کیا عمرو و انتر کی سر کو جدا

اوکہاڑا جو حیدر نی خیبر کا باب — ید اللہ سر دست پایا خطاب

وہ ہی نایب حق کا بیشک وزیر — بیان کیا ہو وصف جناب امیر

بس اب تجکو لازم ہی باچشم تر — خدا سی یہہ فرقت مناجات کر

مناجات درگاہ جناب باریتعالی واسطی ترقی مدارج سلطان العالم

الہی میری اب یہہ ہی آرزو — رہی سبکی اسوقت مین آبرو

رعیت کی حالت بہت ہی تباہ — شتابی سی آئی میرا بادشاہ

سخنگر و روش ناظم جہان — کہ ستید بدر انہ نوشیروان

تجمل سی شہ کی سواری چلی — گلستان مین باد بہاری چلی

پہری باغ مین وہ شہ نامدار — چمن سی خزان جای آئی بہار

چمک پر جہان کا ستارا رہی | نہ گردش مین اختر ہمارا رہی
جلو مین وہی چتر شاہی رہی | سدا سر پہ ظل الہی رہے
چھٹی غم کی ظلمت سے وہ خوش صفات | سکندر کو ملجای آب حیات

قطعہ بند

محل مین ہو داخل وہ عالیجناب | ہر اک برج ہو منزل آفتاب
خوشی سے پھری گرد ہر اک پری | اکھاڑہ ہوا اندر کا بارہ دری
یہ غل ہو ہر اک جن مین انسان مین | سلیمان پھر آیا پرستان مین
تو یہ شہ کی آنی کا پھر طور ہو | تو پھر چرخ اختر کا پھر دور ہو
سواری مین ڈنکا بجے جا بجا | نقیب آگی دین پھر جلو مین صدا
رہین شاہ واجد علی بادشاہ | بڑھی دولت و عمر و اقبال و جاہ
جہان دوست انکا ہو وہ شاد ہو | عدو دو نو عالم مین برباد ہو
چلین اپنی کاندہو پہ نیزی و پری | سوار ونکی آگی پری کی سپری
پرو ونکا کری سایہ ہر اک پری | اگاڑی یہ خورشید چتر زری
قدمبوس اقبال ہو پھر شتاب | فلک کو وہ شکر چرم سے لئے پھر رکاب
ہی حافظ اوج حق کا ولے | ملا کے پڑھین سر پہ نادِ علی
ہوا دار لیکر چلین پھر کہار | وہ گھوڑ و شتر ان پھر ہون آگی سوار
برابر برابر تسلسل رہے | مسلسل پرا شکل کاکل سے
رہین انکو گھیری امیر و وزیر | تنا ور ہمن ہو جیسی بدر منیر
خدا پھر دکھائی یہ ہمکو سمان | ابھی تو سفر کی وہ ہی درمیان
عجب گردش چرخ دوار ہی | جو تھا قطب اختر وہ سیارہ تھا
فلک تجکو بھی کچھ نہ آیا خیال | چھٹی یون عزیزون سی یوسف جمال

بیان بربادی شہر و پریشانی حال رعایا اور ویرانی مکانات کا

غضب ہی جو یہان صاحب تاج ہو — ہی تخت شاہی وہ محتاج ہو
جدھر جاؤ ویرانستان ہین — محل شہ کی دیکھو تو ویران ہین
نظر آتی ہر دل پہ کیونکر نہ داغ — ہوا لکھنؤ یک بیک بے چراغ
نہ وہ لوگ ہین اور نہ وہ اژدہام — نہ وہ صحبتین ہین نہ وہ دھوم دھام
سہو سہرو انجم ہین ثابت گواہ — ہوا شہر اختر کا سارا تباہ
غرض کو بکو اوڑ رہی خاک ہی — سحر کا گریبان تک چاک ہے
عجب حال ہی شہ کی سرکار کا — پتا ہی کچھ ہی نہ دربار کا
رہائی کی جو لوگ ہین خوش نہاد — اونہین قول سعدی کا آتا ہی یاد
چو خواہد کہ ویران کند عالمی — دہد ملک در پنجۂ ظالمی
گہٹا سب کا چندی مین جاہ و جلال — جو تہا ماہ کامل ہوا وہ ہلال
قدم بہر نہ تہی جنکو چلنی کی تاب — ہوی اون ضعیفون کی مٹی خراب
نباوٹ کی مشہود تہی جو امیر — ہوی سال بہر مین وہ بالکل فقیر
ہر اک شخص کہتا دیکھکر یہہ چلن — مجھی یاد آتا ہی قول حسن
کسی پاس دولت یہہ رہتی نہین — سدا ناو کاغذ کی بہتی نہین
تونگر ہین خسّت سی ایسی ذلیل — کہ ہی نام قارون لقب ہی بخیل
رکہین کیون نہ دولت کو پردے مین پاس — یہی تو ہین موذی خزانی کی سانپ
نہ لیہو تو بنتی کچھ بگر چلین سستین — بگاڑا ہی سکی کا شہ کی چلن
خزان پہ ہی یہہ زرد روئی سوار — گل اشرفی تک کی دیکھی بہار
پہر ہی دم مین اختر سی یون آسمان — نہ باقی رہی فوج تک کا نشان
کہان ہی جلوس اور کہان ہی وہ شاہ — کہان ہی وہ لشکر کہان ہی سپاہ
ولا کر نہ بہو وہ ایسی کلام — فراموش مین آیہہ ہی وہ مقام

بیک گردش چرخ نیلوفری — نہ نادر بجا ماند نی نادری
بہت کام کچھہ عقل و تدبیر کا — پڑا ہی بڑا پیچ تقدیر کا
کہان اب میسر وہ آرام ہی — مچا گھر مین حضرت کی کہرام ہے
یہہ کہکر محل اوسکو کرتی ہین یاد — بقول امانت خجستہ نہاد
میرا مجھسی معشوق ہی چھٹ گیا — میرا راج اس دیس مین لٹ گیا
حیران دیدہ ہی لکھنو کا چمن — گیا اپنی غنچی سی وہ گلبدن
یہہ حسن شگی لالہ ہوا داغدار — چلی خار صحرا پہ وہ گلعذار
گلی مین ہی قمری کی طوق سیاہ — عیان سرو موزونسی ہی شکل آہ
چمن مین جو بلبل کرھی یہہ بیان — اوٹھی آتش گل سی بیشک دہوان

قطعہ

گئی باغمین جب کبھی وضعدار — تو سیر چمن سی ہوا دلکو خار
روش پر جو دانا اکٹھی ہوی — انار و نسی کیا دانت کھٹی ہوئی
وہ کیلونکی جھرمٹ جو دیکھی تباہ — اکیلی دو کیلی نی مانگی پناہ
نظارہ بلا ہو گیا سیب کا — ہوی نیر ہوا شیشہ آسیب کا
بنا شاخ انگور دل داغ سی — شریفونکو یہہ پہل ملا باغ سی
گلستان مین سنبل کو ہی پیچ و تاب — پی آمد شاہ عالی جناب
نہین دید کا کون امیدوار — یہان تک کہ نرگس کو ہی انتظار
ہوا تاج شاہی سی جو دور ہی — گہر کی جگر مین بہی ناسور ہے
نہین ہی گرن گرد مہر منیر — جگر پر یہہ پہوست ہین غم کی تیر
ہوا ظلم اختر پہ جب آشکار — کلیجہ ہوا ماہ کا داغدار
بس اب رحم کر جلد کیا دیر ہی — وہ روشن ہی تجھہ پر جو اندھیر ہی
ہمہ وقت ہم زجر بر زبان — بنالند و ز گردش آسمان

ملال اتنی ہوتا ہی ہمکو سوا — کہ آخر کو انجام ہووی گا کیا
خوبی ہوکر دن مین ہین بار فگار — وہ یون ہین گلون مین ہو جسطرح خار
غرض سب سی شہ پہر دوبارا ہی — عزیزون سی یوسف ہمارا ملے
محل مین اوسیطرح شادی رچے — مبارک سلامت کا پہر غل مچے
ہی پہر چمن شہ کا دربار ہو — اوسیطرح پہر شہر گلزار ہو
گرانی کا ہی ابتو ایسا رواج — زمانی مین عنقا ہوا ہی اناج
رعیت کو فاقون سی ہی یہہ خیال — کہ کچہہ کہا کی سو رہیی بی قیل و قال
پڑی ہی ایسی مہنگی کہ عالم لٹا — گیا جو عدم کو وہ سستا چھٹا
جو فیاض دو انا لٹاتی تہی زر — وہ دانا زقی سی پہین باندہی کمر
غنی دیکہی زرحق پہ شاکر ہوا — دلی حب دولت سی کافر ہوا
سمجہا ہین نکتہ یہہ سب نکتہ سنج — وہ قارون ہی جو پاس رکہتا ہی گنج
دلیرونکی یہانکی صفت کیا کرون — بہاتی تہی آکر مین لاکہون کا خون
بسو روپیہ کا اونکی یہان جال ہی — کہ صورت دیکہانا بہی اشکال ہی
اوٹہایا نہین اتنی یہان کچہہ فساد — کہ تہا اونکو یہہ شعر پہلی سی یاد
نہ ہر جائی مرکب توان تاختن — کہ جاہا سپر باید انداختن

شکایت محرومی طالع اپنی کی عدم باریابی جناب عالمیان مآب حضرت سلطان عالم

جو گذری سخن پروہ ہیتی کہی — ولیکن تمنا یہہ دلمین رہے
زمانی کو حضرت نی بخشی خطاب — ہوا بزم شہ مین نہ مین باریاب
خیال قدسی ہر آن تہا — مجہی تو بسی یہہ ارمان تہا
کہ سلطان عالم کی پہنچون قریب — نہ دیدار گل شہ ہوا بلبل نصیب
اب اتنا کوئی جا کی شہ سی کہی — کہ کب تک جدائی کو صدمی سہی

عجب کیا اگر کارسازی کری | وہ خورشید ذرہ نوازی کری
نماید فزون عزت و جاہ را | کہ از مہر پرتو بود ماہ را
خلایا کہین جلد وہ پھر کی آئی | تو فرقت یہہ احوال فرقت سنائی
سبھونکو تو ہی نوکری کا الم | ہمین ہی فقط شہ کی جانی کا غم
کہ تہا کچھہ تعلق نہ سرکار سے | نہ واقف تہی ہم شہ کی دربار سی
مگر عیش و عشرت مین با یکدگر | خوشی سی تہی اوقات ہوتی بسر
سو وہ اس زمانی مین دشوار ہی | خیال اپنی عزت کا بیکار ہے

جانا طرف لندن کی جناب عالیہ متعالیہ کا معہ مرزا ولیعہد بہادر اور جرنیل صاحب بہادر کی اور بیان تلاطم دریای سفر کا

یہان کی تباہی تو ہی سب عیان | سنو اب کچھہ اہل سفر کا بیان
اسیرون نی دست تاسف ملے | اقارب جو سلطان کی لندن چلی
گئی اسطرح وہ پریشان سے | اوڑی جیسی بلبل گلستان سے
یہان چھوڑ تنہا سلیمان کو | سدہاری پری رو پرستان کو
سنا جسنی کہنی لگا الحذر | عیان اس سفر سی ہی مشکل سقر
چلین جبکہ لندن کی جانب جناب | سبھون نی صدا کی یہہ ملکہ شتاب
کمربستہ خدمت مین ہر جیس سے | وہ جاتی پرستان کو بلقیس سے
مقام اپنی کرتی گئی جا بجا | رہی رہ نوردی مین صبح و مسا
غرض مصر مین چاہ سی با تمیز | رہی پہلی یوسف کی ساری عزیز
بی آبرو سبھی رنج و محن | وہ سب در شہوار پہونچی عدن
سب آئینہ رو تہی حیران سے | حلب مین لیا گھر بڑی شان سے
ہوا جبکہ دریا کا اونکو سفر | شتابی سے آئی اسیر و شنا گہر

اگنبوٹ پر جب گذارا کیا ۔ ۹ تو ساحل نی اوسنی کنارا کیا
کہون کیا سفر کی مصیبت بیان ۔ کہ چشمون سی ہوتی ہین آنسو روان
وہ گرمی کا موسم وہ آندہی کا ڈر ۔ وہ ہر جا تلاطم کا خوف و خطر
وہ موجونکا ہلنا ہوا کا وہ زور ۔ وہ طوفان کا اوٹھنا وہ دریا کا شور
جہاز انکا ہوتا نہ کیونکر روان ۔ کہ تہی چادر اشک کی بادبان
وہ موجون سی کیونکر نہ رکہتا گریز ۔ دہوان اوسکو آہونکا کرتا تہا تیز
کسی کوہ تمکین تہی اوسپر سوار ۔ وہی اوسکی لنگر تہی وقت قرار
سر شام روشن یہہ تہا اوسکا حال ۔ کہ پانی پہ ظاہر ہی عکس ہلال

بہ آہ و زاری دعا کرنا جناب عالیہ متعالیہ کا واسطی استرداد ملک کی اور بیان حال صعوبت سفر کا درگاہ جناب باری مین

بہاتی تہین چشمون سی دریا مین آب ۔ یہہ رو رو کی کہتی تہین اکثر جناب
پہرا شہر در شہر رشک قمر ۔ سپہری جا تو عالم کا نور نظر
تہم راہ دریا سی دل ہو بری ۔ ذرا خضر کرنا مری رہبری
دعا ہی یہی ای خداوندگار ۔ میرا قلزم غم سی بیڑا ہو پار
بس اب کون حامی ہی تیری سوا ۔ ذرا تو ہی اسوقت ہونا خدا
جلا آتش غم سی میرا جگر ۔ وبال اسکا جائیگا آخر کدہر
چراغی کہ بیوہ زنی بر فروخت ۔ بسی دیدہ باشی کہ شہری بسوخت
خطر منزلون مین ہی آفات کا ۔ فقط ہی بہروسا تیری ذات کا
ندارم عزیزا تو فریاد رس ۔ توئی عاصیان را خطا بخش و بس
گناہون مین عالم ہی یارب سیاہ ۔ خوش اختر بشیر ہو میرا بادشاہ
بلا مین میرا گو کہ دل قید ہے ۔ رہائی کی پر مجہکو امید ہے

غضب ہی کہ یون گہر کی دولت لٹے   اب مجہسی سلطان عالم چہٹے

زمانی کا گر اب یہی طور ہی   تو اک عرض تجہسی میری اور ہی

اگر دعوتم رد کنی ور قبول   قطعہ سند   من و دست و دامان آل رسول

گران دل یہ اطلس ہی افلاک کا   نہین ہوش باریک پوشاک کا

مقفل ہوئی جو کہ اسباب مین   وہ اب تہان آتی ہین کمخواب مین

یہ شبنم ہی حاضر نہ آب روان   مگر ایک پانی کی چادر رہی یہان

بسا گہر جو میرا جسد سی لٹا ہی   وہ ابتر اخدایا سزا اسکی پای

سدا غم مین وہ جان کہو یا کری   موا پہوٹی قسمت کو رویا کری

عدو میری یوسف کا ہو جو شریر   ہمیشہ رہی چاہ غم مین اسیر

جلن جسکو اختر کی ہو اوج سے   وہ زنجیر پہنی سدا موج کے

جسی رشک ہو مال و اسباب کا   پڑی طوق گردن مین گرداب کا

کری کشتۂ غم پہ کیا اشکار   کہ پاری ہی دل ہٹا سوا بیقرار

قرین شاہزادی ہین شہ دور ہے   یہان تو ہین آنکہین وہان نور رہی

سمندر جو فرقت کا پانی ہوا   اسی شرم سی پانی پانی ہوا

پہہ مرجان اوسکی ہین لخت جگر   صدف چشم ہی اور آنسو گہر

اوچہلتی نہین مچہلیان متصل   تڑپتا ہی افسوس سی اوسکا دل

زبانی اگر موج کی یہ سنے   یقین ہی حباب اپنی سر کو دہنی

نظارہ زمین کا بس اب خواب ہی   غرض چار سو عالم آب ہے

کہین جلد خالق وہ دن پہر دکہائے   گئی سلطنت پہر میری ہاتہہ آئے

کدورت میری دلکی سب دور ہو   بس اب زنگ آئینہ کا دور ہو

پہنچنا جہاز کا قریب ساحل کی اور دیکہائی دینا لندن کا

قلق سی طپیان تھی ہر اک تن مین جان / صدا یا نجھوت نی یہہ دی ناگہان
کہ وہ شہر لندن نمودار ہے / وہ بستی وہ کوچہ وہ بازار ہے
یہہ سنتی ہی ہلچل پڑی ایکبار / کیا سب نی شکر خداوندگار
ازل سی وہ بندہ ونکا ہی کارساز / سر دست لندن مین پہونچا جہاز
لگین جب ہان آکی ساحل کی پاس / سبا وتری اگنبوٹ سی بی ہراس
وہ نکلی جہاز اپنا یون چھوڑ کر / صدف سی نکل آئین جیسی گہر
قدم چپی آبرو بار بار / کیئی اپنی موتی صدف نی نثار
زبان سی دعا موج دینی لگے / بلا بلکی صبا بڑہ کی لینی لگے
کنار ہی یہہ چومی قدم آب نے / کیئی سو طواف اونکی گرداب نی
جدھر دیکھی جو گرد ملال / حبابون نی دی اپنی ٹوپی اچھال

مطلع ہونا ملکہ معظمہ انگلستان کا تشریف فرمی ہزرائل ولیعہد بہادر اور جناب عالیہ متعالیہ سی وہ پہنچنا انگریزونکا پیشوائی کی لئی اور آجانا واسطی دو

بس اتنی مین ملکہ کو پہونچی خبر / کہ آیا ہی شاہ اودہ کا پسر
جوان و جوان بخت روشن ضمیر / بدولت جوان و بہ تدبیر پیر
یہ سنتی ہی ملکہ نی سب سی کہا / ابھی آو سکو لاو یہان پر بلا
کہ پیشوائی کو جاو شتاب / کہ آیا ولیعہد عالی جناب
مجھے حال لا کر بڑی شان سے / تزک سی تکلف سی سامان سے
ولی کیا کہ دل ہی ترا یہہ فقر / کہ جاتا ہی دربیہ مجکو ضرور
اوتھین پر محل لاکی باعز و شان / تکلف کا رہنی کو دینا مکان
اگر کچھہ کہین سلطنت کا وہ حال / جواب اونکو دینا کہ دیتی سوال
بیان اپنی روداد ساری کرین / سر معرکہ رو بکاری کرین

یہہ کہہ کر روانہ ہوئی ایکبار ۱۲ چلی صحن گلشن سی باد بہار

انا انگریزونکا واسطی استقبال ولیعہد بہادر کی اور آگاہ کرنا انکی ملکہ کو

یہہ ملکہ سی سنکر بصد افتخار — فرنگی سب ای ذوی الاقتدار
جہکی سر و قد پہلی تسلیم کو — ادب سی بجا لای تعظیم کو
مودب یہہ سب نی کہی پہر گفتگو — کہ ملکہ کو ملنی کی تہی آرزو
طلب کچہہ ضرورت سی با عز و شان — ہوئی کہہ کی وہ وزیر کی خاطر روان
سو اب آپ تکلیف کر کی شتاب — چلین شہر مین تا کہ ہون کامیاب
حکومت کی ہین آپ امیدوار — عطا پہر کری ملک پروردگار
اگر ناخن غم سی سینہ ہی ریش — چلین آپ دعوی کرین اپنا پیش
ہوا ہمکو خدمت مین حاصل نیاز — وہان چلکی اب کیجئی سرفراز
نہین کیا سوا اسکی لاچار ہین — کہ ہم سب دعا گو نمکخوار ہین
انہون نی یہہ کی عرض جب بار بار — لگا کہنی شہزادہ نامدار
مصیبت مین گو اب گرفتار ہون — چلو خیر چلنی پہ طیار ہون

چلنا مرزا ولیعہد بہادر کا طرف شہر کی اور دعا دینا مردمان شہر کا

یہہ ارشاد کر کی ہوا وہ سوار — جلو مین چلی ساتہہ سب [illegible]
عصای زری لیکی سب چوبدار — یہہ کہتی تہی باہم یمین و یسار
یہہ چرخ آئی نہ کچہہ دل پہ میل — ہمیشہ یہہ اختر کا چمکی سہیل
رہی فتح شامل قدم با قدم — جہان مین بڑہی اسکا جاہ و حشم
ہمین مہربانی کی امید ہی — کہ اختر نگر کا یہہ خورشید ہی
سنی جب سواری مین یون سب نی دہوم — گیا گہر سی باہر نکل کر ہجوم
یہہ کہنی لگی ہو کی بی اختیار — سدا تو جہان مین رہی برقرار

داخل ہونا شہزادی کا شہر مین و تعریف کرنا اُس شہر کی

غرض وہان سی ایک پل مین باَڑ — ہوا داخل شہر وہ نامور
نظر جبکہ آیا وہ عالی جناب — کیا جہک کی مجرا سبہون نی شتاب
دعا دی یہہ پہر سب نی نزدیک دور — سلامت رہین تا قیامت حضور
یہ جاہ و حشم سب سی بالا رہی — جہان مین سدا بول بالا رہی
غرض شہر کی سمت کرکی نگاہ — لگا کہنی یہہ سب سی وہ رشک ماہ
پری ہی ہر اک حسن کی شان سی — یہہ ہی بڑہ کی بیشک پرستان سی
بہرا لالہ رویون سی بازار ہی — گلو نسی چمن سب یہہ گلزار ہی
اگر دیکہتی یہان کی قصر بلند — فریدون و کسری بہی کرتی پسند
غرض وجد مین آکی وہ نامدار — ہر اک سی یہہ کہتا تہا با صد وقار
طبیعت ہوئی [illegible] شاد ہی — نئی طرح کا شہر آباد ہی
ہر اک چیز دیکہی جو وہان کی تمام — ہوا شاد شہزادہ خوش خصال

فروکش ہونا مکان شاہی مین حسب حکم ملکہ کی کہ نہایت آراستہ تہا

بس القصہ [illegible] تہا اک مکان — وہان [illegible] یوسف کا سب کاروان
عجب ایک بنگلہ تہا وہ خوش نما — کہ آتی تہی باغ جنان کی ہوا
فدا ہوتی دیکہی کہ اوسکو حور — اوسی خلد کہنا ہی بیشک قصور
سفید اوسکی تہی جتنی دیوار و در — مصفا تہی مانند روی سحر
لگی تہین وہ تصویرین اوسمین تمام — کہ بہزاد و مانی کا روشن تہا نام
ستون ساری تہی تہی کشمیر کی — مثال اوسمین گلشن تہی تصویر کی
تہی ایسی انگوٹہی آبدار — صدا جیسی عقد ثریا نما

کبھی میکشونکی جو پڑتی نظر | بہر کیف اوسی توڑتی تاک کر
قرینی کا تھا فرش مندسی تیز | کسی جا پہ کرسی کسی جا پہ میز
لگی تھی کنول ہر طرف بیشمار | زمین پر تھی مردنگیون کی قطار
اور اک سامنی نہر با آب و تاب | سبق بردہ بر چشمۂ آفتاب
جو بہولی سی کوثر نظر اک گہری | سدا چاہ مین اوسکی پانی بھری
اوسی سی صدا بحر کی آبرو | اوسی کی ہر اک نہر کو جستجو
چمن گرد تھی اوسکی شاداب گل | ولایت کی سیوتی نزاکت کی گل
ہر اک نخل تھا وہان جنتی سی نہال | سنواری تھی سنبل نی کنگھی سی بال
گلو نسی چمن تھی وہ باغ و بہار | شجر پر چہکتی تھی بلبل ہزار
وہ ہنگامہ قمری کی فریاد کا | اکڑنا لب جو وہ شمشاد کا
سوا اسکی آتا نہین کچھہ ہی بن | لگاؤن مین یہہ ایک شعر حسن
وہ جہک جہک کی گدنا خیابان پہ | نشی کلہا عالم گلستان پہ
نظر جبکہ آتی وہ چشم سیاہ | تو نرگس لگاوٹ سی کرتی نگاہ
خور جو وہ روی تابان ہوا | اک نخل سرو چراغان ہوا
نہ کیون وصف گلشن سی ہو لگ جا | یہان تو خزان اور یہان ہی بہار
مین ہون بکلی سی نہایت ملول | ابہی سی گئی ہاتھہ اور پاؤن پہول
لگی رہنی باہم جو وہ گلبدن | دوبالا ہوا اوسنی لطف چمن
بدن سبکی کانٹا جو تہی خارسی | خلش تھی اونہین سیر گلزار سی
ہر اک بکلی سی جو غمناک تھا | جگر جیب کا مانند گل چاک تہا
بتنگ آکی ہر گل جو نالان ہوا | قفس بلبلونکو گلستان ہوا

آنا چند انگریزونکا واسطی ملاقات مرزا لیعہد بہادر فرام اقبالکی

اور اونکی حال پر بہت افسوس کر کی تشفی اور دلاسا دینا

کہ اب مین پاتا خوشی کا ہون طور ۔ کہلا اک شگوفہ یہہ آخر مین اور ۱۵
فرنگی گئی پاس اوس گل کی چند ۔ کہ تہا اونکا رتبہ سبہون سی بلند
اونہون نی جو شہزادی پر کی نظر ۔ حسن کا ٹہا شعر با چشم تر
یہہ حسن وجوانی اور اسپر یہہ غم ۔ ستم ہی ستم ہی ستم ہی ستم
غرض سب نی شہزادی کی جا بجا بین ۔ کہا اب ہماری یہہ ہی التماس
ملال اپنی اب دور سب کیجی ۔ بدستور پہر سلطنت لیجی
یہان کیجی آپ سیر چمن ۔ پہری جب تلک ملکہ سیتمن
یقین ہی جب ملکہ تلک جائینگے ۔ وہی ہوگا جو آپ فرمائینگے
کہ وہ تو رخصت ہوئی سب اوسکے ۔ اور یہہ لگی رہنی باکید گر
ہوئی کچہہ تسلی رہا کچہہ الم ۔ لگا کہنی سب سی وہ عالی ہمم

دلاسا دینا فرنگیون کا اور بیان کرنا فرزاد ولیعہد بہادر دام اقبالہ کا حال تباہی اور بربادی ملک اپنی کا مجمع احباب مین

ہمین ہی جب اسدرجہ حاضر تلک ۔ تو پہر کیا رعیت کا وہان ہوگا حال
سفر کرکی ہم آئی کس حال سی ۔ ہجوم وہان ہوگا اک سال سی
ہزارون نی بیٹی دی ہونگی چہوڑ ۔ مری ہونگی لاکہون ہی سر اپنی پہوڑ
ہزارونکی وہان پہر رفع محن ۔ کیا ہوگا گہر ہی جلانی وطن
بہت ہونگی آمادہ دینی یہ جان ۔ بہت ہونگی محتاج از بہر نان
ہزارون ہوی ہونگی گوشہ نشین ۔ ہزارونکی دی ہوگی جان حزین
ہماری جو تہی عہد مین وہان امیر ۔ یقین ہی ہوئی ہونگی اب وہ فقیر
برا بہلی کہتی کہ تہی جو بدنہاد ۔ کرینگی وہ اس عہد مین ہمکو یاد

ہمیں یہاں کا رہنا بہت اب ہی شاق ۱۶ کہ ہی ملک کی دید کا اشتیاق

نہیں وہاں کی مطلق ہمیں کچھ خبر — مصیبت پڑی ہوگی کیا شہر پر

عمل سی نصاریٰ کی ہونگی یہ تنگ — ہوا ہوگا سب کو وہ قید فرنگ

مگر دیکھیی اب پہونچتی ہیں کب — ہماری وہاں منتظر ہونگی سب

وہاں سب حسینونکو ہوگا ملال — نہ وہ حسن ہوگا نہ اونکا جمال

لگاوٹ ادا غمزہ جادوگری — یہہ کچھ اونمیں باقی نہ ہوگا ذری

گئی ہوگی چہرونکی یون آب و تاب — خزاں سی ہوئی ہونگے مردہ جیسی گلاب

ہمارا ہر اک باغ ہوگا اوجاڑ — شجر ہوگئی ہونگی بڑھ کر پہاڑ

چمن سی گئی ہونگی سب باغبان — نہ ہوگا باقی نہ گل کا نشان

پڑی ہوگی نرگس کی آنکھوں میں خاک — جگر ہوگا غنچے کا عبرت سی چاک

جو نہریں رواں تہیں وہاں آبدار — ہی ہونگی سکتی سی آئینہ وار

ستم ہوگا بلبل پہ صیاد کا — سدا سامنا ہوگا جلاد کا

پریشاں گئی ہونگی سنبل نی بال — بہار اپنی ہوگی اوسی بھی وبال

بپا ہوگا محشر میان چمن — [illegible] سوسن نی نیلا بدن

ہماری اوسی ہوگا فرقت کا [illegible] — [illegible] پراب وہ ہو گئی بہار

تبرنی ہر اک سرو کو خار سے — کیا ہوگا آزاد گلزار سے

ہماری ہوا ہیں وہاں [illegible] ملا — ہوئی ہوگی برباد [illegible] صدا

نہ تھی آتش گل کی بلبل کو تاب — ہوا ہوگا جلکے کلیجہ کباب

و تعا دیکھا سمجھا حکایت رنج و الم کی شکر حق میں شہر آدمی

جب اس طرح وہ کچھ کہہ چکا نامہ بر — تو یہہ عرض کی سب نی با چشم تر

غم از گردش [illegible] شکایت مباد — ذرا اندیشہ بر دل [illegible] مباد

رہی اوج پر تیری اختر کا بخت — بدستور لجائی پہر تاج و تخت
ہمیشہ ہو جائی رنج و محن — ہمیشہ رہی سایۂ پنجتن
تیری بزم کا جام خورشید ہو — جو ساقی تیرا ہو تو جمشید ہو
سکاندار ہو گہر کا قیصر تیرے — بنی در کا دربان سکندر تیری
جہاں میں ہوں برباد تیری عدو — یہی ہی تمنا یہی آرزو
رہیں تیری پہولی پہلی سب یہیں — کہ ہیں ہم دعاگو بقول حسن
رہیں شاد و آباد کل خیر خواہ — رہیں اس گہرانی کی دشمن تباہ
وہ القصہ کرتا تہا یہہ ذکر جب — تو یوں اوسکو دیتی تسلّی تہی سب
جو کچھہ تو نی فرقت سنا وہ کہا — اوٹہا ہاتہہ اب حق سی کر یہہ دعا
سبہو بیر ہو فضل الہی شتاب — کرین اب ملاقات ملکہ جناب
مددگار ہوں جان عالم کی بخت — خدا پہر کری صاحب تاج و تخت

قطعہ تاریخ مثنوی ہذا از نتایج افکار شاعر بیمثال فخر شعرای صفا وجمال رونق دہ بازار سخن جناب سید آغا حسن متخلص بہ امانت دام برکاتہ

کہا شہر آشوب فرقت نی کیا — دو بالا ہوئی شوکت و شان عالم
ایسی طرح کی ہر دلکو ہوئی ہی صحبت — کہ جسی فرقت ہی دربان عالم
صفائی جو سب اس کی دیکہی سراسر — بنی آئینہ چشم حیران عالم
امانت نی کی سال کی فکر جس دم — جگہ ملکہ کی پہر سلطان عالم
نکل آئی تاریخ اسطرح لب سے — یہہ سیر دو رقی مثنوی جان عالم

قطعہ تاریخ مملو ہی فصاحت و بلاغت حسن لطافت خلف الرشید سید آغا امانت

مثنوی کیا خوب فرقت نی کہی — دیکہنی کی شاعر و نکو ہی ہوس
غلغلہ ہی شہر میں تعریف کا — لوگ دم بہرتی ہیں اسکا ہر نفس

کی نظافت کی جو غور فکر سا ئل | کی مضمون یا ندھا ہی پس [illegible]

ایک مصرعہ مین ہوا دو مرا حساب | تحفۂ فرقت کہی تاریخ [illegible]

قطعۂ تاریخ از نتایج افکار پنڈت دیبی پرشاد فرقت مصنف [illegible]

لکھنؤ سی جب کیا سلطان عالم نی سفر | شہر [illegible] ہو گیا جاتی رہی رونق تمام

سبکا حال ابتر جو دیکہا دلمین آیا یکبیک | نظم شہر آشوب کیجی تا رہی چرچا مدام

کرکی بسم اللہ کی بس مینی فکر مثنوی | ایک ہفتہ مین ہو فضل خدا سی اختتام

مطبع مہدی مین فورا چہپگئی سارے کتاب | شعر سنکر ہو گئی اہل سخن بیحد شاد کام

الغرض تاریخ اسکی جی سی فرقت نی کہی | ہی نہ بینشا عبانر لطیفہ لا کلام

قطعۂ تاریخ طبعزاد محب جناب لالہ پنڈت بشن نراین متخلص بہ عبرت

ہوی لطیفہ فرقت کتاب جب تصنیف | تمام شہر مین اسکی ہوی بڑی شہرت

کہا یہہ مصرعۂ تاریخ دلسی عبرت نی | کلام عمدہ و موزون لطیفہ فرقت

قطعۂ تاریخ طبعزاد شاعر شیرین بیان جناب صادق حسین خان متخلص بہ [illegible]

کیا ہی شہر آشوب فرقت نی کہا | صادق اسکو نظم ہی خوش اسلوب [illegible]

چاہتا ہی دو ہری تاریخین اگر | [illegible] خوب [illegible]

قطعۂ تاریخ طبعزاد برگزیدہ [illegible]

کہتی ہین حکم خدا سی یہہ بلا یکدم | سر اعدا کو جدا [illegible]

قطعۂ تاریخ طبعزاد محب مخلص لالہ [illegible] متخلص

کہا شہر آشوب فرقت نی [illegible] | کہ ہر ایک منظور [illegible] ہی

پی سال [illegible] | [illegible]

مخمس دیبی پرشاد فرقت بر غزل جناب سید آغا حسن [illegible]

ہون وہ بلبل نہ ہوا قید سی آزاد کبہی | [illegible] الفت سی گلون کی [illegible]

آہ کی کنج قفس مین کبھی فریاد کبھی ۱۴ دل میرا سیر چمن سی نہوا شاد کبھی
آگیا باغ مین بھولی سی نہ صیاد کبھی

سر جو ٹہہائی کا کوئی لسی ایسی وہ دکہو — بعد مرنی کی بہت یاد کرو گی ہمکو
شوق سی ظلم کرو گالیان جی کہو لگی وہ — زندہ جب تک ہین ہم ایجان جفا ہین کرلو
پہر نہ سہی گا نہ تمہاری کوئی بیداد کبھی

طوق و زنجیر پہ کی جب نظر وحشت مین — غل مچایا نہ کیا خوف و خطر وحشت مین
خاک کہلتا میری طاقت کا اثر وحشت مین — توڑتا بیڑیان وہ پری نہ اگر وحشت مین
مانتا کاہکو بہلا میرا حداد کبھی

جانثار ونکو کہا انہین پہہ جور و ستم — پہیر دی حلق پہ خنجر تجھی خالق کی قسم
ابتو ہی شوق شہادت سی لبو نپر مرا دم — سر جہکا جاتا ہی اوٹہتی نہین مقتل سی قدم
ہاتہہ کہینچ بہی کوئی چہوڑ دی جلاد کبھی

ظلم پہ ظلم جب لب پہ بلایا جائی — کونسا ناز نہ انکھین اوٹہایا جائی
یاد ان پڑتی کی بیداد سر پہ چڑہایا جائی — ستم ایجاد تجھی ہمنی بنایا جائی
اسطرح دل پہ ستم ہوئی ستی ایجاد کبھی

باغ مین جاکی اگر نازسی گلگشت کرو — سرو گر جائی زمین مین بہ خجالت اوسکو
غش پہ غش اوی عجب کیا جو ہر اک قمری کو — تم وہ خوش قد ہو روش پہ جو ذرا تنکی چلو
سر اوٹہائی نہ چمن مین کوئی شمشاد کبھی

[illegible] عشق کو [illegible] کیا ضد سی خراب — می سی منہ پہیر لیا اسکی شباہت کا حجاب
[illegible] پہر [illegible] سی کنا — نہ لگا یا لب گلرنگ سی مینا کی شراب
ہمسی شیشی مین نہ اوترا وہ پری زاد کبھی

ہون وہ دیوانہ کہ جنگل سی ہی اکثر ہا — چہوڑ کر دشت کبھی جانب گلشن نگیا

[illegible] کا تب نہ کہیں [illegible] | لگی تھا عالم [illegible] میں [illegible]

[illegible]

ہا گئی دشت کبھی لی کبھی کہسار کی راہ | ہو گئی حیرت سی ہیں [illegible] کی سیر کبھی جنت
حال دل ہی صفت کوہ کن قیس تباہ | لیلی زلف کا سودا طلب شیریں کی ہے چاہ

کبھی مجنون ہوں ستم ہی عشق [illegible] فرہاد کبھی

ہر کسی کی کبھی [illegible] لب تک بات | مجھ کو دل کو تمنا ری ہی تا قید حیات
خاکساری سی ہوا منہ چھپانا ہیں دن رات | صورت نقش قدم ہی گذاری اوقات

مشکلی جادہ کبھی [illegible] گی برباد کبھی

ستم و جور سی ہیں طایر گلشن مغموم | عندلیب کا نہیں صحن گلستان میں ہجوم
تا لب گو مجال چمن میں [illegible] | ہو گا تب حالیں بلبل کا [illegible]

آ لگا موسم کی [illegible] ہیں جو جیا و کبھی

باغ عالم کی ہوا تھی کبھی اپنی [illegible] | اڑ [illegible] کبھی [illegible]
اب تو ہی آفت جان تیز ہی کا انداز | بلبلو [illegible]

ہم بھی اس باغ میں تھی قید [illegible] آزاد کبھی

بولی اوستاد وہ کرتا ہی [illegible] | مجھ [illegible]
حشر کرتی ہیں بتا ناز و ادا کی [illegible] | ہیں قیامت [illegible] رسا کی [illegible]

[illegible]

تمام شد مثنوی شہر آشوب [illegible]
[illegible]

DUE DATE

ف ل ۲۴ ت ۸۹۱۵۴۳۱

ف ۷۵ ل ت ۸۹۱۵۴۳۱

لطیف فرقت

۲۹۵۷۷

Date	No.	Date	No.

۲۹۵۷۷